

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

جانے انجانے

علیزہ سعید

پیش لفظ

اس کہانی کو کم از کم راہِ روحان لکھنے کے دوران لکھنے کا میرا ارادہ نہیں تھا۔ مگر زندگی میں اکثر چیزیں ویسے نہیں ہوتی جیسے ہم نے سوچا ہوتا ہے۔ یہ ناول ایک آن لائن مقابلے کے دوران میں نے لکھا تھا جسے قارئین نے پسند کیا۔ یہ کہانی میرے تخیل کی تخلیق ہے جس کو لکھنے کے سفر میں میں اپنی دوست یسریٰ اور ایمن کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری حوصلہ افزائی کی۔

Posted On Kitab Nagri

جانے انجانے

کچھ حادثات محض حادثات نہیں ہوتے۔

مسٹر شاہ ایک جانی مانی شخصیت تھے۔ ان کی شہرت کارازان کا ہوٹل
زیفر لاؤنچ تھا۔

وہ اسلام آباد کا سب سے بڑا اور خوبصورت ہوٹل تھا۔

اپنے انکل کے کہے کے مطابق وہ مینیجر سے کمرے کا پاس لے کر لفٹ کی جانب بڑھی۔ کمرہ نمبر
414 تک جاتے اسے زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔

کمرے میں جا کر اس نے بتی جلائی۔ کمرہ سنہری و سفید روشنیوں میں نہا گیا۔ وہ بلاشبہ اس
خوبصورت ہوٹل کا شاندار کمرہ تھا۔ اس ماحول نے اس کی طبیعت پر مثبت اثر ڈالا تھا۔ اس نے
تادیبی نگاہ پورے کمرے میں دوڑائی۔ دائیں سے بائیں۔

مگر اگلے ہی لمحے اسے بستر پر پڑے کمبل میں حرکت محسوس ہوئی۔ خوف کے مارے اس کی
آنکھیں پوری کی پوری کھلی تھیں۔

اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ قریب جا کر دیکھتی۔ وجہ بچپن میں سنی ہوئی کہانیاں تھیں کہ ایسے
ہوٹل اجاڑ اور بیابان جگہوں پر تعمیر کیے جاتے ہیں۔ اور پھر ان میں روحیں بسیرا کر لیتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی کمبل ہٹا اور ایک لڑکا باہر آیا۔ پہلے اس کے گھونگھریالے بال دکھے پھر اس کا چہرہ۔

وہ نیند کے خمار میں بامشکل آنکھیں کھولے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ آخر لائنٹس کیسے جل گئی تھیں؟ اپنے سامنے لڑکی کو سوٹ کیس کے ہمراہ کھڑے دیکھ اس کی نیند فوراً ہی غائب ہوئی تھی۔

"تم؟ تم کون ہو؟" اس نے بوکھلا کر پوچھا جبکہ وہ اس سے بھی زیادہ ڈری سہمی لگ رہی تھی۔
"میں؟ یہ کمرہ نمبر چار سو چودہ نہیں ہے؟" اس کی زبان لڑکھڑائی تھی۔ پھر وہ مڑ گئی۔ فوراً ہی اس نے اپنا راستہ ناپا تھا۔ مگر پھر اس کی خمار آلود آواز پر رک گئی۔

"یہ کمرہ نمبر چار سو چودہ ہی ہے۔ مگر تم اندر کیسے آگئی؟"

اس لڑکی نے کچھ بھی کہے بغیر ہاتھ اٹھا کر کارڈ کی مانند کی اسے دکھائی۔
وہ اچھل کر بستر سے اتر آیا اور اس کے ہاتھ سے کی اچک لی۔

وہ اس کے یوں قریب آنے پر بدک کے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔ اور وہ کی کوالٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔

"یہ تمہیں کس نے دی؟"

"مینجر نے۔" لیشل نے یک لفظی جواب دیا۔ وہ دبلا سا گھونگھریالے بالوں والا لڑکا اسی کا ہم عمر لگتا تھا۔ بے حد پھرتیہ بھی۔ اور اس کی جالائن۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ابھی ڈیڈ کو کال کرتا ہوں۔ ان کے ہوٹل کی مینجمنٹ کتنی بے کار ہے" اس کے گرج کر کہنے پر وہ جو اس کا معائنہ کر رہی تھی زور سے آنکھیں پٹیٹانے لگی۔ وہ اب اپنے فون سے کال ملا رہا تھا اور وہ کنفیوژسی اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ فون کر کے فارغ ہوا تو اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو غور سے دیکھا۔ اس نے پیروں تک آتی ڈیلی ڈھالی سی فراک کے اوپر کارڈیگن پہن رکھا تھا اور اس کے اوپر لمبا کوٹ جب کہ مفکر کو گردن کے گرد لپیٹ رکھا تھا۔ باہر واقعی اتنی ٹھنڈ نہیں تھی جتنا اس لڑکی نے خود کو لپیٹ رکھا تھا۔ شاید اسے بہت سردی لگتی ہوگی۔

وہ اس کے یوں خود کو گھورنے پر جو اباً خود بھی اسے گھور رہی تھی۔

"میں بیٹھ جاؤں؟" اس نے اس بار احسان جتانے والے انداز سے پوچھا۔ سابقہ گھبراہٹ دم توڑ چکی تھی۔ اب کوئی جن اتنا وجہ ہونے سے تو رہا۔

غازان نے آنکھیں گھمائیں۔ "جیسے اندر تو محترمہ مجھ سے اجازت لے کر آئی تھیں۔" اس کی بڑبڑاہٹ وہ سن چکی تھی اس لیے جا کر پاس پڑے سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔

"انکل تو کہہ رہے تھے پاکستانی مہمان نواز قوم ہے۔" وہ بھی اسی کی طرح بڑبڑائی تھی۔ اتنا اونچا

کہ وہ سن لے۔ <https://www.kitabnagri.com>

کچھ ہی دیر بعد انکل شاہ آگئے تھے۔ انہوں نے دونوں کو مسکرا کر دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہیں بتانا بھول گیا۔ یہ میرے دوست کی بیٹی ہے۔ یشل۔ ان کی ڈیٹھ کے بعد میں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا سو میں اسے پاکستان لے آیا۔۔ یشل یہ میرا بیٹا ہے غازان اور غازان یہ یشل ہے۔ میں چاہتا تھا تم دونوں ایک دوسرے سے مل لو۔ پھر ساری زندگی تو ساتھ ہی رہنا ہے۔"

ان کی آخری بات پر دونوں نے ششدر سے انہیں دیکھا۔
"کیا مطلب؟"

میں چاہتا ہوں تم دونوں کا نکاح ہو جائے۔ اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ یشل اکیلی ہے اسے سہارے کی ضرورت ہے۔

میں ابھی بچہ ہوں ڈیڈ۔" اس نے اکتا کر کہا۔ وہ یہاں چھٹیاں گزارنے آیا تھا اور اب اچانک سے ڈیڈ اس سے عظیم نیکی کی امید کر رہے تھے۔

"پانچ فٹ آٹھ انچ کے اکیس سالہ لڑکے کو بچہ نہیں کہتے۔"

پھر انہوں نے یشل کو دیکھا۔

"یشل آپ کو کوئی اعتراض ہے؟ دیکھو بیٹا میرے گھر سے زیادہ محفوظ تمہارے لیے کوئی جگہ

نہیں ہو سکتی۔ اور یہ میرا بیٹا ہے اگر اس سے تمہیں کوئی بھی شکایت ہو تو میرے پاس آ جانا۔

میں اس کی خبر لوں گا۔"

Posted On Kitab Nagri

اور پھر انکل شاہ نے ان دونوں کا نکاح اگلے روز ہوٹل زیفر لاونج کے لان میں دھوم دھام سے کروایا تھا۔

گو کہ وہ اس بات پر حیران بھی تھے کہ غازان اتنی جلدی انجانی لڑکی سے شادی پر آمادہ کیسے ہو گیا تھا۔ مگر خوش بھی تھے کہ اس نے مخالفت نہیں کی۔ ورنہ انہیں کوئی اور ترکیب آزمانا پڑتی۔ <https://www.kitabnagri.com>

دونوں اس رات بہت آکورڈ سے رہے مگر اگلے ہی روز شاہ انکل نے انہیں الگ گھر میں رہائش کا انتظام کر دیا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

"ابھی گھر کی رینوویشن کا کچھ کام باقی ہے مگر امید ہے تمہیں یہ پسند آئے گا۔ ٹھیک ہے بیٹا۔ تم بالکل میری بیٹی جیسی ہو کوئی بھی مسئلہ ہو تم مجھ سے کہہ سکتی ہو۔" شاہ بار بار لیشل کے سر پر ہاتھ رکھے اسے نصیحتیں کر رہے تھے جبکہ وہ انہیں دیکھ جل بھن رہا تھا۔

"ایک ہی رات میں پرایا کر دیا اپنی اولاد کو۔"

یہ ضروری تھا کہ دونوں ساتھ وقت گزارتے ایک دوسرے کو سمجھتے۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔" انکل شاہ کے جانے کے بعد اس نے غازان سے کہا۔ صبح وہ ہوٹل سے ناشتہ کر کے نکلے تھے مگر اب اسے بھوک لگ گئی تھی۔

اس گھر میں فرنیچر، مشینیں، برتن، سب موجود تھا مگر اس وقت کھانے کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔

"کیا کھاؤ گی؟ میں کچھ آرڈر کرتا ہوں۔" اس نے جیب سے فون نکالتے ہوئے اس سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے سینڈویچز کھانے ہیں۔ ایک سینڈویچ۔"

فون پر سرچ کرتے وہ رکا۔ وہ اس سے فاسٹ نوڈ کے متعلق پوچھ رہا تھا مگر اسے انگریزی پھیکے سینڈویچ کھانے تھے۔

اس نے فون دوبارہ جیب میں ڈال لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ پھر ہم باہر کھانے چلتے ہیں۔ اس وقت بہت سے ریسٹورانٹ کھلے ہوں گے۔"

وہ "پانچ منٹ رک جاؤ۔" کہہ کر اندر بھاگی۔

غازان گیٹ کے پاس کھڑا انگلی میں گاڑی کی چابی گھما رہا تھا۔ دس منٹ بعد جب وہ باہر آئی تو اسے دیکھ کر وہ ٹھٹکا تھا۔ اوپر سے نیچے تک اس نے یشل کا جائزہ لیا۔
"چلیں؟" وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ اس کے حلیے کو۔

لبے سے گلابی اور جامنی فرائ پر گہری گلابی جیکٹ اور گردن کے گرد مفلر۔ جبکہ پیروں میں چمڑے کے بوٹس۔ سر پر اوئی ٹوپی بھی لے رکھی تھی جس سے اس کے بھورے بال نکل کر آبخار کی مانند کمر پر گر رہے تھے۔

وہ اپنے نین نقش سے غیر ملکی لگتی تھی۔

وہ بلاشبہ سٹائلش لگ رہی تھی مگر اسلام آباد میں اتنی ٹھنڈ بھی نہ تھی کہ اسے یہ سب پہننا پڑتا۔
"تمہیں واقعی اتنی سردی لگتی ہے؟" غازان نے اس سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"گھر پر تو موسم ٹھیک ہے مگر باہر تو ٹھنڈ ہے نا؟"

"ہاں مگر اتنی بھی نہیں کہ تم بھالو بن جاؤ۔" وہ اس بار ہنسا تھا۔ ساتھ گاڑی کا دروازہ اس کے لیے کھولا۔

یشل اس کے ہنسنے کا برامانے بغیر بیٹھ گئی تھی۔ اسے واقعی بہت سردی لگتی تھی۔

"میں گاڑی کا ہیٹر آن کر رہا ہوں تو تم ٹوپی اور مفلر اتار سکتی ہو۔ اسلام آباد میں اتنی سردی نہیں

پڑتی۔" وہ واقعی چاہتا تھا کہ وہ اسے اتار دے ورنہ ریسٹورنٹ میں ہر کوئی اسے ہی دیکھتا۔

"مگر باہر تو سردی ہے نا" اس نے پھر وہی رٹا رٹایا جواب دیا تھا۔ ساتھ ہی مفلر کو مزید کھینچ کر گردن میں لپیٹ لیا۔

وہ اس کے جواب پر سرد آہ بھر کر رہ گیا۔۔۔

"آہ۔۔۔ گلابی بھالو۔"

ریسٹورنٹ میں پہنچ کر آرڈر سرو ہونے تک وہ مفلر اتار چکی تھی۔ غازان نے اسے شریر

مسکراہٹ لیے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو اب لگی گرمی؟ آگیا سواد؟

اس نے ایک ہی سینڈوچ منگوایا تھا۔ یشل اٹھا کر کھانے لگی پھر سینڈوچ منہ کے پاس لے جاتے

رکی۔ اسے دیکھا اور آفرکی۔ "کھاؤ گے؟"

غازان نے سر نفی میں ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس میں کچے ٹماٹر ہیں اور مجھے ٹماٹر نہیں پسند۔ میں نے اپنے لیے رول آرڈر کیا ہے بس آتا ہی

ہو گا۔" <https://www.kitabnagri.com>

وہ سیڈوچ کھا چکی تھی جب اس کا آرڈر آیا۔

"سوری سر تھوڑی دیر ہو گئی۔" ویٹر اس سے معذرت کیے چلا گیا۔

اس نے رول کا ریپ گھما کر ہٹایا اور پہلی بائٹ لی۔ اور آنکھیں بند کیے اس کے ذائقے کو محسوس کیا۔ اس میں ڈالی گئی ساس اتنی مزیدار تھی کہ پہلی ہی بائٹ میں لگا جیسے پیسے پورے ہو گئے ہوں۔

یشل اپنا ایک سینڈوچ کھا کر اب اسے دیکھ رہی تھی۔ اس نے اپنا سینڈوچ اسے آفر کیا تھا مگر غازان اکیلے اکیلے کھائے جا رہا تھا۔ اور جس مزے سے وہ کھا رہا تھا اسے دیکھ کر یشل کے منہ میں بھی پانی آنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا ہے کیا؟۔" اس نے خود ہی پوچھ لیا۔

"ہاں بہت می ہے۔ کھاؤ گی؟" اور اسی سوال کا تو وہ انتظار کر رہی تھی۔

غازان نے اسے ایک بائٹ دینے کے لیے رول اس کے منہ کے قریب کیا مگر وہ پورا رول پکڑ چکی تھی۔ اس کی پکڑ اور جھپٹ میں انیس بیس کا ہی فرق ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا ہے۔ واقعی یہی ہے۔" وہ اب مزے سے رول پر ہاتھ صاف کر رہی تھی۔ جبکہ وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"کتنا کھاتی ہے یہ۔ اسے دیکھ کر لگتا تو نہیں۔۔ سردی کے ساتھ بھوک بھی زیادہ لگتی ہے۔" بڑبڑا کر اس نے ویٹر کو دوبارہ اشارہ کیا تاکہ اپنے لیے ایک رول منگوا سکے۔

ریسٹورنٹ سے باہر آئے تو سردی نے ان کا استقبال کیا۔ یشل نے غازان سے مفکر لیا اور دوبارہ اپنی گردن میں لپیٹ لیا۔

وہ نرم نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

وہ لڑکی دنیا میں یقیناً سنگل پس تھی۔ جو اس کے حصے میں آئی تھی۔

"یہاں سے گروسری سٹور قریب ہی ہے۔ پیدل چلتے ہیں۔ میں گروسری کرلوں گا اور تمہیں کچھ چاہیے تو تم لے لینا۔" وہ سر ہلاتی اس کے پیچھے پیچھے چلتی آرہی تھی۔ غازان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے خود کے برابر کیا اور اس کے سرد ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں بھرے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا۔

اس کے ہاتھ سرد رہتے تھے۔ اس کی حرکت پر یشل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ وہ شرمائی۔

لوگ انہیں مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔ وہ بلاشبہ ایک کیوٹ کپل تھے۔

Posted On Kitab Nagri

گرو سری سٹور تک پہنچنے تک یشل کا مفلر اور ٹوپي دونوں غازان کے ہاتھ میں تھے۔ باہر دھوپ تھی اور چلتے چلتے جسم میں حرارت آگئی تھی۔

جبکہ گرو سری سٹور سے نکل کر وہ اپنی جیکٹ بھی اسے تھما چکی تھی۔

"اب تمہیں سردی نہیں لگ رہی؟" غازان نے اس سے پوچھا۔

"اب مجھے گرمی لگ رہی ہے۔ پاکستان میں سردی کیا صرف رات میں آتی ہے؟"

وہ اس کے سوال پر سر جھکائے ہنس دیا۔

"یہاں دھوپ نکلتی ہے اس لیے زیادہ سردی نہیں ہوتی۔ یہ ناروے نہیں ہے۔"

اس نے ایک ہاتھ میں اس کی جیکٹ، مفلر اور ٹوپي تھام رکھی تھی جبکہ دوسرے ساتھ سے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ وہ کہیں کھو گئی تو وہ اس اکلوتے پیس کو کہاں ڈھونڈے گا۔

"میرا ڈریم تھا کہ میری شادی جلدی ہو۔ اور تم اتنی بھی بری نہیں ہو۔ زندگی گزاری جاسکتی ہے۔" غازان نے شریر لہجے میں کہا۔

www.kitabnagri.com

"کیا پاکستان کے لوگ اب بھی ایسے ہی طنز کرتے ہیں؟"

چلتے چلتے اسے دکان نظر آئی۔

"وہاں سے چاکلیٹ شیک ملے گا؟" یشل نے اس طرف اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

غازان نے اس سمت دیکھا جہاں وہ اشارہ کر رہی تھی پھر گردن موڑے اپنی بھوکی بیوی کو۔
"ہاں۔ میں دلوادیتا ہوں۔"

اتنا تو اسے سمجھ آگیا تھا اس لڑکی کے ساتھ زندگی آسان نہیں تھی۔ اسے ہر تین گھنٹے بعد بھوک لگتی تھی یہاں تک کہ لیٹ نائٹ کر یونگز بھی۔

اس دن سنڈے تھا۔ ان کی شادی کو پندرہ دن ہو چکے تھے۔ غازان گھر پر تھا۔ اور وہ اس وقت لائڈری میں کپڑے دھلوار ہی تھی۔ غازان نے یشل کو اشارے سے پاس بلایا۔ وہ قریب آئی تو اس نے اس کے کندھے پر دونوں ہاتھ رکھے خود سے قریب کیا۔

"تھوڑا تیار ہی ہو جاتی۔" وہ حصب معمول جرسی ٹوپی میں کھڑی تھی۔ حالانکہ فروری کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔
<https://www.kitabnagri.com>

"وہ کپڑے دھور ہی ہے۔" اس نے بتایا۔ انکل شاہ نے کپڑے دھونے، کھانا پکانے اور صفائی کرنے کے لیے الگ الگ ملازم رکھوا دیے تھے۔

"وہ دھولے گی۔ تم تیار ہو جاؤ۔" اس نے اسے زبردستی اندر بھیجا۔

کچھ دیر بعد وہ سیاہ لباس میں بال کھولے فرنیچ سائیڈ بریڈ بنائے تیار کھڑی تھی۔ ساتھ کندھوں کے گرد شال لپیٹ لی تھی۔ بس لپ سٹک لگانا باقی تھا جب وہ اس کا شوہر نامدار دوبارہ کمرے میں

Posted On Kitab Nagri

آدھمکے اور اسے دیکھتے ہی پتھر بن گئے۔ اس نے ہونٹوں کو آؤٹ لائن لگاتے ایک نظر اسے دیکھا جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔
"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"دوسری بار تم مجھے بے حد اچھی لگ رہی ہو۔"

دوسری بار؟ "اس نے تیوری لیے پوچھا۔

"پہلی بار نکاح والی رات اور دوسری بار اب۔"

"میں زور اچھی نہیں لگتی؟"

تم چاہتی ہو میں جھوٹ کہوں؟ "وہ صاف گو تھا۔

وہ مایوس ہوئی۔

وہ آگے بڑھا۔۔۔ وہ اب لپ سٹک پکڑے کھول رہی تھی۔

"میں لگا دوں؟" بڑے احترام سے پوچھا۔

"نہیں میں لگا لوں گی۔" اس نے بھی نروٹھے پن سے جواب دیا۔

"میرا دل کر رہا ہے۔ کہتے ہوئے اس نے اس سے لپ سٹک لے لی۔ اور اب وہ بڑے دھیان

سے اس کی ٹھوڑی پکڑے ہونٹ رنگ رہا تھا۔

وہ اس کی آنکھوں کو دیکھتی رہی۔

شفاف سی آنکھیں اس کے چلبے سے مزاج پر پرانی لگتی تھیں۔ ان میں چمک تھی۔ جو اسے

دیکھنے پر در آتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یقین نہیں آتا" وہ لپس ٹک لگا چکا جب اس نے کہا۔

"کیا؟"

"آپ اتنی جلدی مجھ سے اٹریکٹ کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔ مطلب اہمیں اتنا وقت نہیں ہوانا

ساتھ۔"

"تم اٹریکٹ نہیں ہوتی مجھ سے؟"

"اس نے نفی میں سر ہلایا۔

پھر کہا۔ "ہوتی ہوں۔ مگر جب آپ پاس نہیں ہوتے تو بھول جاتی ہوں۔ مصروف ہو جاتی

ہوں۔" <https://www.kitabnagri.com>

"جب تم پاس نہیں ہوتی میں بھی بھول جاتا ہوں۔۔۔ ضروری تو نہیں محبت میں ایک دوسرے

کو ہر وقت یاد کیا جائے۔ یا سر پر سوار رہا جائے۔"

"محبت۔۔۔ محبت کب سے آگئی ہمارے درمیان۔"

"محبت ہو یا نہ ہو۔ اتنا جانتا ہوں کہ میری آخری محبت تم ہو۔"

"آخری۔۔۔؟ اور پہلی؟"

میں بتاؤں گا نہیں مگر میرے کرش رہ چکے ہیں۔" اس نے لا پرواہی سے کہا۔

"بتائیں مجھے۔" یہ بات اس کے لیے نئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کہانا نہیں بتاؤں گا۔ "دونوں ایک دوسرے کو زچ کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے تھے۔

غازان۔۔۔!"

ایسے نام لوگی تو میرا کیا ہو گا۔"

"بتائیں مجھے۔" وہ اس کی کوہنی پکڑے ضد کر رہی تھی۔

وہ اس کے کان کے قریب جھکا اور ہولے سے کہا۔۔۔ "تم۔"

جھوٹ کہہ رہے ہیں نا۔" اس نے آس سے پوچھا شاید وہ کہہ دے یہی سچ ہے۔

"آف کورس۔ کہانا نہیں بتاؤں گا۔"

وہ اسے ذچ کر رہا تھا اور وہ ہو رہی تھی۔

اس نے نفی میں سر ہلایا اور باہر جانے لگا۔

"ٹھیک ہے میں انکل کو کال کر لے بتاؤں گی۔"

پاپا کو نہیں بتاؤں گی تم۔ ہمارا آپس کا معاملہ ہے نا ہم بات کر کے سورٹ آؤٹ کر لیں گے۔"

غازان!۔۔ اس نے پھر غصے سے کہا۔

آئی اونٹی لویو۔۔"

فلرٹ کر رہے ہیں مجھ سے؟"

ہاں ناں۔ لیگل فلرٹ۔۔ "وہ جاچکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بد تمیز!۔۔"

اب ان کا ایک دوسرے کے بغیر گزارا نہیں ہوتا تھا۔ اوہنوں۔ لڑے بغیر گزارا نہیں ہوتا تھا۔



کچھ دیر بعد وہ کپڑے دھلوا کر ماسی کو گھر جانے کا کہہ کر کمرے میں آئی تویشل نے دیکھا سات
نچ رہے تھے۔

وہ کمرے میں یوں ہی ٹہلنے لگی۔ سوچتی رہی سوچتی رہی۔ پھر اٹھا کر فون ملا یا جو فوراً ہی اٹھالیا گیا
تھا۔

سلام کا جواب دیتے ہی اس نے پوچھا۔

"ٹائم کیا ہوا ہے؟"

دوسری طرف وہ حیران ہوا۔ یہ بیگم کی طرف سے آنے والی پہلی فون کال تھی جب سے دونوں
نے نمبر اسچینج کیے تھے۔

"آپ نے یہ پوچھنے کے لیے فون کیا ہے؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔۔"

غازان نے کان سے فون ہٹا کر وقت دیکھا۔

"ساڑھے سات ہو رہے ہیں۔" اسے گئے ہوئے ڈیڑھ گھنٹہ ہی ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آٹھ بجے آپ مجھے گھر پر نظر آنے چاہیے۔ سمجھے؟"

"یہ دھمکی کسے دے رہی ہو؟ اس نے لہجہ کرخت بنایا۔"

"آپ کو۔۔" اور فون کھٹاک سے بند کر دیا۔

وہ جانتی تھی غازان اس پر کبھی غصہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ہوتا بھی کیسے اسے دیکھتے ہی اس کا غصہ، چڑچڑاپن ہوا ہو جاتا تھا۔

اب وہ سکون سے بیٹھ چکی تھی۔ اسے آٹھ بجنے تک اس کا انتظار کرنا تھا۔

محبت کے دعوے تو ہر کوئی کرتا ہے۔ پتہ تو عمل سے چلتا ہے نا۔ دیکھتے ہیں کتنی مانتے ہیں آپ میری۔" وہ جذباتی تو تھی ہی اب اس کی عادی ہوتی جا رہی تھی۔

آٹھ بج گئے اور وہ نہ آیا تو اس نے دوبارہ فون ملایا۔

"میں نے آپ سے کہا تھا گھر آجائیں۔"

"دوستوں کے پاس بیٹھا ہوں یا۔ ان کو کیا بتاؤں بیوی سے ڈر کر جا رہا ہوں؟۔۔"

"ہاں تو۔۔ کہہ دیں۔ سچ ہی ہے۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"میں نہیں ڈرتا تم سے۔" غازان نے اسے جتایا اور اس دفعہ اس نے کھٹاک سے فون رکھا تھا۔

اسے غصہ چڑھا۔

دوبارہ فون ملایا۔ مگر اس دفعہ نمبر سسر جی کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چند گھنٹیوں کے بعد انہوں نے فون اٹھایا۔

اسلام علیکم انکل۔"

"وعلیکم السلام۔۔" انکل شاہ کی ہشاش بشاش سی آواز آئی۔

کیسی ہیں بیٹی۔؟"

"جی انکل میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں۔" یہی پوچھنا تھا کہ کسی نے اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچ لیا۔

"پاپا سے بات کر رہی ہوں۔ مجھے بھی کرنی ہے۔" جناب اس کے سامنے ہی کھڑے تھے۔ اور اب اس کا فون ان کے کان سے لگا تھا۔

جی پاپا سب ٹھیک ہے۔ بس یشل آپ کو مس کر رہی تھی اس لیے فون کر لیا۔" اور سکون سے اپنی جلتی کڑھتی بیوی کو دیکھا۔

"یہ لیں آپ۔۔۔ یشل سے بات کریں۔" مسکرا کر فون آگے بڑھایا۔

وہ اچھلتی نگاہ اس پر ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

"جی انکل۔ آپ کی یاد آرہی تھی۔ آٹھ دن ہو گئے ہیں۔ آپ آئے ہی نہیں۔ ویک اینڈ کے

علاوہ بھی کسی دن چکر لگائیں۔" <https://www.kitabnagri.com>

Posted On Kitab Nagri

"اپنے نئے شوہر سے کہو تمہیں لے آئے مجھ سے ملوانے۔ میں تم دونوں کو بہت یاد کر رہا ہوں۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)

Posted On Kitab Nagri

"جی۔ کہتی ہوں۔"

پھر ایک دو باتیں اور کر کے کمرے میں آئی تو دیکھا وہ صاحب بہادر بستر پر چت لیٹا تھا۔ وہ اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

انکل کہہ رہے ہیں آپ آجائیں۔"

کون؟"

آپ اور میں۔ ہم دونوں جائیں گے۔" اس نے آپ اور میں پر زور دیا۔

، آٹھ بج گئے ہیں۔" غازان نے گھڑیال کی طرف دیکھا۔

ہاں پھر؟۔"

تو آپ تیار ہونے میں کتنی دیر لگائیں گی؟"

"میں تیار ہوں ایسے ہی جاؤں گی۔ آپ اٹھیں۔"

تھوڑا اور تیار ہو جاؤ۔"

www.kitabnagri.com

"ابھی دو گھنٹہ پہلے ہی تو آپ کے کہنے پر تیار۔۔۔ پھر کچھ یاد آنے پر تیوری چڑھائی۔ کون کون

کرش ہیں آپ کی؟"

"ادھر آؤ بتاؤں۔ اس نے اپنے پاس بستر پر اشارہ کیا۔

ایسے ہی بتائیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"آؤناں بتاتا ہوں۔"

وہ پاس ہی لیٹ گئی۔ وہ کوہنی کے سہارے تھوڑا اٹھا اور اس کی طرف رخ کیا۔
یہ رنگ بہت اچھا لگ رہا ہے تم پر۔ اور یہ غصہ تو اور بھی بچ رہا ہے۔ "انگلیوں سے اس کی ناک کو
چھوا۔

"جھوٹی تعریف نہ کریں۔"

"تمہیں کیسے پتہ؟" وہ پھر اسے تنگ کر رہا تھا۔

"غازان!" وہ بھی اسی کے انداز میں سر کے نیچے ہاتھ رکھے، کوہنی کے بل اوپر ہوئی۔
اگر مجھے پتہ چلا کہ آپ کہیں انٹر سٹڈ ہیں یا مجھے چیٹ کیا۔۔۔ انگلی دکھا کر وارن کیا، "گردن
کاٹ کر ہاتھ میں دے دوں گی۔"

اور وہاں سے اٹھ گئی۔

اس کی دھمکی بھی کوئی دھمکی تھی؟

"اتنے خوبصورت تیور سے دھمکی دو گی تو اثر کیسے ہو گا۔" وہ بھی ڈھیٹ تھا۔

"ہر وقت جھوٹی تعریفیں۔۔۔ ہر وقت ڈسلا گز۔" اس کے گال سرخ ہو رہے تھے۔

بالوں میں تیز تیز برش چلاتے ہوئے وہ اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کے شور کو قابو کر رہی تھی اور وہ

اس کی حالت سے حظ اٹھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جیسی لڑکیاں ہوتی ہیں جو فرضی کرداروں پر جان چھڑکتی ہیں اور شوہر کو منہ نہیں لگاتیں۔"

<https://www.kitabnagri.com>

"آپ کو کیسے پتہ۔" وہ اس کے سو جانے کے بعد انگریزی ناول پڑھا کرتی تھی یا تب جب وہ گھر پر موجود نہ ہوتا۔

"تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں میں۔"

(میں کیوں ان کی رگ رگ واقف نہیں ہوں۔) اس نے سوچا۔

پھر انکل شاہ سے ملنے کے بعد وہ گھر آئی تو جو پہلی بات اس نے کہی وہ تھی۔

"میں بھی آپ کی رگ رگ سے واقف ہوں۔" اس نے سوچا وہ اسے چڑانے کو ایسا کہہ گیا تھا۔

اور اصل میں واقف نہیں سو اس نے بھی اسے چڑانے کو کہہ دیا۔

غازان نے سنا ان سنا کر دیا۔

"سنا نہیں آپ نے؟" اسے ری ایکٹ نہ کرتے دیکھ اس نے پوچھا۔

"سن لیا ہے۔ ایک تم ہی تو ہو جس کی باتیں کئی دنوں سے سن رہا ہوں۔ اس گھر کے ہر کونے سے

تمہاری آواز کی گونج سنائی دینے لگی ہے۔" وہ سکون سے بستر پر لیٹ چکا تھا۔

"مذاق بنا رہے ہیں میرا؟"

"میں تو سچ ہی کہہ رہا ہوں۔ آپ کے اور میرے علاوہ کوئی ہے یہاں؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ بنا جواب دیے کپڑے نکال کر غسل خانے گھس گئی۔

انگل شاہ کے سامنے غازان نے وہ وہ یشل کی تعریفوں کے پل باندھے تھے جو صفات اس میں تھیں بھی نہیں۔ اور جواباً اسے بھی کہنا پڑا کہ۔۔ غازان بھی میرا خیال رکھتے ہیں۔ میں خوش ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ دونوں میں ہر بات پر میٹھی میٹھی بحث ہوا کرتی تھی۔



مسٹر شاہ کا کاروبار دنوں دنوں میں اتنی

بلندیوں پر جا پہنچا تھا کہ انہوں نے ملک کے چار شہروں میں ہوٹل کی برانچ کھول لی تھیں۔ اس وقت بھی وہ شہر کراچی کام کے سلسلے میں گئے تھے۔

غازان آج دیر سے گھر آیا تھا۔ اسلام آباد میں ہوتے ہوئے ہوٹل زیفر کے تمام کا اسے دیکھنے تھے۔

www.kitabnagri.com

یشل ناول میں سر دیے بیٹھی تھی سو اس کے آنے کا احساس دیر سے ہوا۔

غازان نے قریب آکر اس کے چہرے پر پھونک ماری۔ وہ چاہے کتنا بھی تھکا ہوا ہوتا۔ اسے تنگ کرنے سے بعض نہیں آتا تھا۔

"آپ آگئے۔ ٹائم دیکھا ہے؟ اتنی لیٹ کون آتا ہے گھر؟"

"لائٹ بند کر دوں؟ اس نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں پڑھ رہی ہوں۔۔" اس نے ناول کے کور پر انگلی سے دستک دی۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور بتی گل کر دی۔

"صبح پڑھنا اول فول کہانیاں۔"

"آپ سے اچھا تو میرے ناول کا ہیرو ہے۔ پورا گرین فورسٹ ہے۔"یشل نے اسے جتایا۔

"اس گرین فورسٹ کو پٹرول چھڑک کر آگ لگا دوں گا۔" اس کے لہجے میں جلن واضح تھی۔
یشل ہنس دی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

گزارا نہیں ہوتا نہ آپ کا میرے بغیر۔۔۔ اس نے بتایا۔

"کھانا کھالیا تم نے؟" غازان نے پوچھا۔

"جی کھالیا اور آپ نے؟"

"میں نے۔۔۔ کام میں کھانا یاد ہی نہیں رہا۔"

"کچھ لا دوں؟"

"نہیں سو جاؤ۔ کافی رات ہو گئی ہے۔"

"میں لے آتی ہوں۔"

www.kitabnagri.com

"یشل مجھے سونا ہے بس۔" اس نے اس کا ہاتھ پکڑے بیڈ اٹھنے سے روکا۔ وہ اوکے کہہ کر لیٹ

گئی۔ لائٹ تو وہ بند کر ہی چکا تھا۔

اگلی صبح اسے پھر جلدی جانا تھا۔

"یشل۔۔۔ یار میری گاڑی کی چابی نہیں مل رہی۔" اس نے ہر جگہ دیکھ لی تھی۔

"پتہ نہیں یہیں ہوگی۔۔۔ دیکھ لیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں دیکھ چکا ہوں۔"

"میں تو ڈریسنگ پر ہی رکھتی ہوں۔"

"غازان صاحب۔۔ یہ کچن میں پڑی تھی۔ میں چائے بنانے لگی تھی تو کیبنٹ سے ملی۔" ملازمہ نے آکر اسے چابی تھمائی ساتھ یشل سے نظریں چرائیں۔

"کچن میں؟۔۔" اس نے یشل کو دیکھا <https://www.kitabnagri.com>

"مجھے نہیں معلوم یہ وہاں کیسے گئی۔"

وہ بنا کچھ کہے جا چکا تھا۔

اگلے روز شام میں ملازمہ نے اسے کھانا تیار ہونے کی اطلاع دی۔

"ارے واہ۔ آج مجھ سے پوچھے بغیر ہی بنالیا؟ کیا بنایا ہے؟۔۔ یشل نے پوچھا۔

"آپ سے پوچھ کر ہی تو گئی تھی۔ آپ نے کہا تھا پاسٹہ بنادوں۔"

"مجھے تو یاد نہیں۔ میں نے کب کہا؟" وہ حیران تھی۔ اسے واقعی یاد نہیں تھا۔

ان دنوں وہ کچھ نہ کچھ بھول رہی تھی۔ اسے سر درد کی شکایت رہنے لگی تھی۔

غازان اس کے لیے پریشان رہنے لگا تھا۔ وہ سارا دن دوا کے زیر اثر سوئی رہتی اور راتوں کو جاگتی

ساتھ اسے بھی جگاتی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے بھوک بہت لگتی تھی ملازمہ اسے کچھ نہ کچھ بنا دیا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ آدھی رات میں

بھی۔ <https://www.kitabnagri.com>

اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کھانے کے نام پر حلق سے زہر اتار رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

مسٹر شاہ واپس اسلام آباد آچکے تھے۔

انہوں نے غازان کو بلا کر پہلی بات جو کہی تھی وہ اسے ہلا دینے کے لیے کافی تھی۔

"تم اس لڑکی کو طلاق دے دو۔"

وہ باپ کے منہ سے یہ الفاظ سن کر ایک پل کو جم گیا تھا۔

"کسے؟"

"اپنی بیوی کو۔"

"مگر۔۔۔ کیوں؟" اس کی سمجھ میں نہیں آیا وہ اس سے یہ کیوں کہہ رہے تھے۔ انہوں نے خود

ان دونوں کا نکاح پڑھوایا تھا۔ وہ لیشل کو غازان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

"وہ اب میرے کسی کام کی نہیں۔۔ میں اسے پاکستان لایا ہی اس لیے تھا کہ اس کی جائیداد ہتھیا

سکوں۔ ہنہ وہ بڑی بے وقوف لڑکی ہے۔ اس نے اپنی ساری جائیداد کے کاغذات میرے

حوالے کر دیے۔ مجھے لگا تھا یہ کام بہت مشکل ہو گا مگر۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ کہتے جارہے تھے اور غازان شاہ بت بناسن رہا تھا۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے ایک یتیم لڑکی کے حق پر ڈاکہ ڈالا۔ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" وہ برہم ہوا۔

"میں ایسا کر چکا ہوں۔ اب اسے چھوڑ دو۔"

"آئی کانٹ بیلواٹ۔" وہ بے یقینی سے نفی میں سر ہلارہا تھا۔

"آپ نے یہ کیوں کیا ڈیڈ۔ اسے اس کی ایک ایک پائی لوٹانی ہوگی آپ کو۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔"

"میں وہ پائی پائی بزنس میں انویسٹ کر چکا ہوں۔ اب پکوئی فائدہ نہیں۔ تم اسے چھوڑ دو۔ میں اسے اپنے خاندان کا حصہ نہیں بنا سکتا۔"

"آئی ول نیور لیو ہر۔۔" وہ وہاں سے اٹھ کر جا چکا تھا۔

مسٹر شاہ طنزیہ مسکرائے۔

"بٹ شی ول لیو یوفار ایور۔"

www.kitabnagri.com



"کب مرے گی وہ لڑکی؟" وہ فون پر چلا رہے تھے۔

"صاحب اس زہر سے اس کی یادداشت جارہی ہے۔ اس دوا کا الٹا اثر ہو گیا ہے شاید۔ مجھے نہیں

پتہ وہ مرے گی یا نہیں۔" ملازمہ ڈری ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم سے نہیں ہو گا۔ مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا۔"

اور پھر انہوں نے کرائے کے قاتلوں کو سپاری دی تھی۔

انہوں نے غازان کی گاڑی پر اس وقت فائرنگ شروع کر دی جب وہ دونوں گھر واپس جا رہے تھے۔

گولی گاڑی کے ٹائر پر لگی۔ ٹائر چرچرائے۔ گاڑی کا توازن بگڑا اور غازان نے گاڑی کا کنٹرول کھو دیا وہ درخت سے ٹکرائی تھی۔ ان دونوں کے سر ڈیش بورڈ سے لگے۔ ماتھے سے خون بہنے لگا تھا۔

"شاہ کے بیٹے کو کچھ ہوا تو وہ ہماری سانسیں چھین لے گا۔" آدمی گاڑی سے اتر کر صورتحال کا جائزہ لینے آیا تھا تا کہ شاہ کو بتا سکے مگر غازان اس کے الفاظ سن چکا تھا اس کا کئی ہزار ٹکڑوں میں بٹ چکا تھا۔ جبکہ یشل بے ہوش ہو چکی تھی۔

وہ آدمی بھاگ گئے۔ اس نے ساتھ بیٹھی یشل کو سیدھا کیا۔ اس کا گال تھپتھپایا۔

"یشل۔۔۔ یشل۔۔!" وہ جواب نہیں دے رہی تھی۔ وہ اب ایمبولنس کو کال کر رہا تھا ساتھ اس کا نام پکار رہا تھا۔

ڈیڈھ گھنٹے بعد ہسپتال میں یشل کو آبرویشن میں رکھنے کے بعد ڈاکٹر نے آکر اسے جو بتایا تھا، اس خبر نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر ٹکمرانے سے یادداشت کیسے جاسکتی ہے ڈاکٹر؟"

"انہیں کافی عرصے سے اینٹی فریز دی جا رہی ہے۔ اس کے نقصانات ہیں۔ جس سے آہستہ آہستہ یادداشت جاسکتی ہے۔"

اس دن اسے سمجھ آیا تھا کہ وہ چیزیں کیوں بھولنے لگی تھی لیکن آج تو وہ اسے پہچان ہی نہیں رہی تھی۔

"اسے میں یاد نہیں تو کیا ہوا۔ مجھے تو وہ یاد ہے۔ وہ بیوی ہے میری۔ میں اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔"

اس نے ناجانے کس طرح اسے اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا اسے ان کے نکاح کا دن تک یاد نہ تھا۔

وہ اسے گھر لے آیا تھا۔ تمام ملازمین جو شاہ نے رکھوائے تھے اس نے ان سب کو فارغ کر دیا تھا۔ وہ اس کا خیال خود رکھ رہا تھا۔ وہ اب بھی راتوں کو بھوک کی وجہ سے اٹھ جاتی تھی تو وہ اپنی نیند قربان کیے اس کے لیے چولہے کے آگے کھڑا ہو جاتا تھا۔

وہ اس کے لیے اس کی صحت کے لیے فکر مند رہتا تھا۔ وہ اس کی بیوی تھی وہ اسے کسی اور کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

"میں تمہارا دوست ہوں۔ میں تمہیں تمہارے بارے میں سب بتاؤں گا۔"

Posted On Kitab Nagri

اور پھر وہ اسے پہچاننے لگی تھی۔ اس کی عادی ہوتی جا رہی تھی مگر نئی پہچان اور نئے نام کے ساتھ۔

اور انکل شاہ؟ وہ جیل میں بند تھے۔ ان کے اپنے کی بیٹے نے ان پر سخت کیس فائل کروایا تھا۔ غازان نے ہوٹل زیفر کی مین برانچ کے علاوہ باقی تمام یشل کے نام لگوادی تھیں۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی پر اپرٹی شاہ نے کہاں کہاں جھونکی تھی مگر اسے بس یہ معلوم تھا کہ اس میں کچھ حصہ یشل کے مرحوم باپ کی محنت کی کمائی کا تھا۔

انسان کو کچھ یاد رہے نہ رہے "لمس" ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ اسے اپنے اور غیر کا فرق سمجھانے کو لمس کافی ہے۔ یشل بھی اس کے لمس کو پہچانتی تھی اسے پرانی تمام باتیں یاد تھیں۔ ستم تھا کہ اسے صرف غازان کے ساتھ گزارے پل اور اس سے جڑی معلومات یاد نہ رہتی تھی۔ مگر وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی تھی۔ اور غازان اس کے لیے وہ ہمیشہ سے اہم تھی۔ اس حادثے نے اس سے اس کی شخصیت کا ایک حصہ چھین لیا تھا وہ نہ پہلے کی طرح طنز کرتا تھا نہ مزاح۔ وہ اب

زیرک اور سنجیدہ ہو گیا تھا۔ <https://www.kitabnagri.com>

وقت بدلتا نہیں بلکہ تبدیلیاں بھی لاتا ہے۔ جانے انجانے میں اس نے زندگی کی تلخ حقیقتوں کو جان لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ختم شد۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)